## رسالہ الامداد : مطبوعہ تھانہ بھون ، صـ ۳۴/۳۵

WWW.NAFSEISLAM.COM

### اشرف علی تھانوی کو کون نہیں جانتا۔ آپ کے زمانے میں

آپ کے ملفوظات و افادات پر مبنی "الامداد" نامی ایک پرچہ تھانہ بھون سے شائع ہوا کرتا تھا اس کے صفر المظفر ۱۳۳۶ھ کے شمارے میں حضرت کے ایک مرید کا حال اور حضرتؒ کا جواب اس طرح نقل کیا گیا ہے۔ "مرید صادق خواب میں کلمہ پڑھنا چاہتا ہے، لیکن محمد رسول اللہ کی بجائے اشرف علی رسول اللہ پڑھتا ہے۔ غلطی کا احساس کرکے صحیح پڑھنا چاہتا ہے، مگر زبان سے وہی کلمات سرزد ہوتے ہیں، اتنے میں نیند سے بیدار ہو جاتا ہے اور بیداری کی حالت میں درود شریف پڑھنا چاہتا ہے، مگر زبان سے اللّٰھم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی نکلتا ہے۔"

مرید صادق اپنی یہ کیفیت اور حال مرشد کی خدمت میں لکھتا ہے۔ صاف اور سیدھی بات تھی کہ اسے ان کفریہ کلمات سے توبہ کی تلقین کی جاتی، مگر اس ظلم کی فریاد کس کے سامنے کی جائے کہ حضرت تھانوی مسند افتاء اور سجادۂ طریقت سے لئے جواب دیتے ہیں،

"اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو، وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔"

اگر اسے بچانا ہی مقصود تھا، تو اسے بے خود مغلوب الحال قرار دیا جاتا۔

اہل صحو و تمکین نے بھی حالتِ بے خودی و حالتِ سکر میں تو انا اللہ یا انا الحق کو بھی درمیانی منزل قرار دیتے ہوئے پسند نہیں کیا، مگر یہ عجیب بزرگ ہیں کہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللّٰھم صل علی نبینا و مولانا اشرف علی ایسے صریح کفریہ کلمات کو پسندیدہ قرار دے رہے ہیں۔

تابش قصوری

ملاحظہ فرمائیے "الامداد" کے صفحات :

رجسٹرڈ نمبر ۶۷۲

۷۸۶

کان اللہ تعالیٰ

# رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا

وعن ابن مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخولنا بالموعظۃ مخافۃ السآمۃ علینا متفق علیہ

امتثالاً للآیۃ کہ دال ست بر مطلوبیت زیادتی علوم و امداد و للحدیث کہ دال ست بر مندوبیت تخول ا:

فصل در ارشاد صحیفہ شہریہ ملقبہ بہ

# الامداد

مشتمل بر شعب علمیہ متنوعہ خمسہ مسلسلہ و دائرہ

یعنی امداد الفتاوی فی الفقہ والعقائد و حوادث الفتاوی فی ما یتعلق بالسوانح الجدیدۃ

تربیۃ السالک فی الاحوال الخاصۃ من السلوک والرفیق فی سواء الطریق فی الاحوال العامۃ منہ

ملفوظات خبرت فی الفوائد المختلفۃ النقلیۃ والعقلیۃ کہ کل آں از افادات سلسلہ حضرت مولانا اشرف علی

صاحب مدظلہ است بلکہ اصل آں از افاضات حضرت شیخ العرب والعجم مولانا الحاج الشاہ محمد امداد اللہ است کہ

لقب صحیفہ مشیر ست بہ تبرک بنام نامیش نیز و خاصہ الاشتات از تحقیقات ناظرہ و دیگر اہل فضل

| | | |
|---|---|---|
| عدد (۸) | بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۳۶ھ ہجری | جلد (۳) |

باہتمام الاحقر رفیق احمد

از مطبع امداد المطابع تھانہ بھون جلوہ نمود گرفت

داعی ہوتا ہے بعض اوقات حدود شرعیہ کا خیال بھی نہیں رہتا ایسا شخص مشابہ حضرت صدیق اکبرؓ کے اُس حال کے ہے جب تک وہ اسلام نہ لائے تھے کہ اُس وقت بھی وہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت فرماتے تھے مگر محض محبت طبعیہ سے نہ کہ حمیت شرعیہ سے بس خواب میں ایسے خادموں کی حقیقت بتلائی گئی اس خواب میں جزو مہتم بالشان یہی تھا باقی ظاہر ہے والسلام

۲۰ر شوال ۱۳۳۵ھ -

سوال - اب وجہ اس کی عرض کرتا ہوں کہ بیعت ہونے کا خیال مجھکو کیوں ہوا اور حضور کی طرف کیوں رجوع کیا بیعت کا شوق صرف مطالعہ کتب تصوف سے اور حضور کی جانب رجوع اسلئے کہ ہمارے نانا صاحبان مولانا مولوی محمد صاحب مرحوم مولنا مولوی عبداللہ صاحب مرحوم و مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب مرحوم لودیانہ والوں سے حضور کے اعتقادات ملتے جلتے تھے اس سے یہ غرض تھی کہ ہمارے نانا یا اور کوئی اپنے دادا وغیرہ علماء کے اعتقادات گو خراب ہی ہوں اُن کو بلا وجہ ترجیح دی جائے اصل غرض یہ ہے کہ حضور کے اور بندہ کے اعتقادات بالکل ایک ہیں اور اگر مولوی صاحبان لودیانوی اور حضور کے درمیان کسی فروعات میں اختلاف بھی ہو ۲۷

تو اسمیں بھی جناب کی طرف رجوع کرتا ہوں (۲) اور حضور کی تصنیف چند کتابیں زیر مطالعہ رہی ہیں جن میں سے بہشتی زیور تو حرز جان ہے اور شرح مثنوی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ اور بھی چند تصانیف نظر سے گذریں (۳) ایک دفعہ رامپور ریاست میں جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں ایک مسجد میں ایک مولوی صاحب جو طالب علم تھے اُن کے پاس ٹھہرنے کا اتفاق ہو گیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ مولوی صاحب حضور سے بیعت ہیں اس لئے اُن سے اور بھی محبت ہو گئی تو اثناء گفتگو میں معلوم ہوا کہ ان کے پاس تھانہ بھون سے دو رسالہ الامداد اور حسن العزیز بھی ماہواری آتے ہیں بندہ نے اُن کے دیکھنے کے واسطے درخواست کی تو اُن مولوی صاحب طالب علم نے چند رسالہ مجھکو دیکھنے کے واسطے دیے الحمد للہ جو لطف اُن سے اُٹھایا بیان سے باہر ہے ایک روز کا ذکر ہے کہ حسن العزیز دیکھ رہا تھا اور دوپہر کا وقت تھا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سو جانے کا ارادہ کیا رسالہ حسن العزیز کو ایک طرف رکھدیا لیکن جب بندہ نے دوسری طرف کروٹ بدلی تو دل میں خیال آیا کہ کتاب کو پشت ہو گئی اسلئے رسالہ حسن العزیز کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب رکھ لیا

اور سو گیا کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اسکو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بیساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھکو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہوگئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہوگئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھکو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہوگیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صل علیٰ سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔

**جواب** اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو [illegible] تعالیٰ متبع سنت ہے۔
۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ۔

**سوال** جناب مخدوم و مطاع مولانا عم فیضہم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکرمت نامہ وارد ہو کر باعث اعزاز ہوا یہ ناچیز حضرت جد امجد قبلہ عالم مدظلہ العالی کا بڑا نواسہ مولوی ...... صاحب مرحوم کا لڑکا ہے اسمیں شبہ نہیں کہ جناب نے ضروریات زمانہ کے لحاظ سے دینی خدمت بہت کی ہے اور بہت سے رسائل مفیدہ دینیات میں تصنیف فرما کر لوگوں کو مستفیض فرمایا مگر آپ سے